انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا

رضویہ دار الاشاعت کا دوسرا مدلل رسالہ

اہل بیت کی نماز

(سنہ ۱۹۲۷ء)

مصنفہ

عالی جناب تقدس مآب فخر الحاج و الزایرین صدر الواعظین حضرت
رئیس الحکما مولانا السید محمد صالح صاحب قبلہ المتخلص بہ عرشی
مد ظلہ العالی بمرور النہار و اللیالی

(بحسب فرمائش اجل الناس جناب سید فضل عباس صاحب رضوی الہاشمی)

باہتمام تام اعتران انام میرزا احمد حسن و سید اظہر حسین مالکان پریس بماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ماہ رمضان سنہ ۴۵ھ

علمی پریس امین آباد لکھنؤ میں چھپا

ڈیڈیکیشن
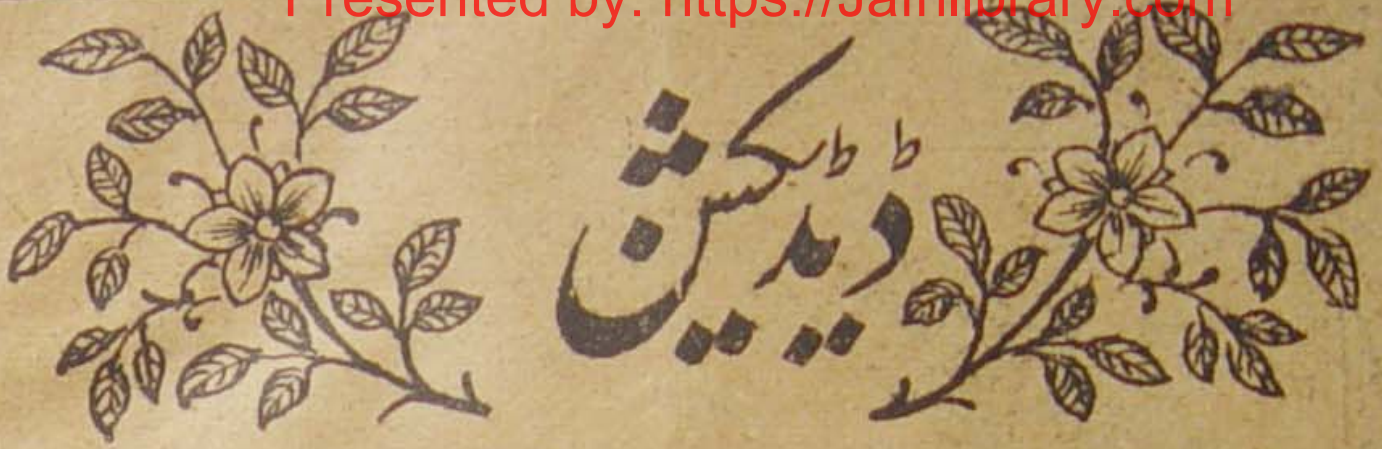
بامید نجات و مغفرت و تمنائے قبولیت بارگاہ عالم پناہ حضرت
سید الانس والجان خلیفۃ الرحمان صاحب الدعوۃ النبویۃ والصولۃ
الحیدریۃ والعصمۃ الفاطمیۃ والحلم الحسنیۃ والشجاعۃ الحسینیۃ
والعبادۃ السجادیۃ والمآثر الباقریۃ والآثار الجعفریۃ والعلوم الکاظمیۃ
والحجج الرضویۃ والجود التقویۃ والنقاوۃ النقویۃ والہیبۃ العسکریۃ والغیبۃ
الالٰہیۃ القائم بالحق والداعی الی الصدق المطلق کلمۃ اللہ وامان
اللہ وحجۃ اللہ امام السر والعلن دافع الکرب والمحن صاحب الجود
والمنن مولائی ومولی الزمن سیدنا وشفیعنا ابی القاسم محمد بن الحسن
صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آبائہم اجمعین کے اسم معظم اور
نام محترم پر بحیثیت آپ کے امام زمانہ اور خلیفۃ اللہ فی الارض ہونیکے

یہ رسالہ معنون کیا جاتا ہے

عاصی پر معاصی عشی گار اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ؕ

سورۂ احزاب کے چوتھے رکوع کی پانچویں آیت کے آخری حصہ کے یہ چند پاکیزہ الفاظ ہین جن کا مطلب صاف ہے خدا نے چونکہ ارادہ کر لیا ہے اس بات کا کہ اہلبیت علیہم السلام کو طاہر ہی رکھین گے اسی لیے آپ نے غور فرمایا ہوگا کہ ہر مسلمان کی زبان پر بیساختہ جاری ہوجاتا ہے **اہل بیت اطہار**

یہ بھی ظاہر ہے کہ آیت جو فقیر نے پیش کی ہے اس مین نہ تو کوئی خاص تراش وخراش والے پر تکلف الفاظ ہین نہ بہت مغلق لفظین ہین جنکے لیئے کسی کو قاموس یاصراح کی ضرورت پڑے نہ تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ آیت مین خاص آسمانی لفظین استعمال کی گئی ہین جن کو اہل ارض سمجھ ہی نہین سکتے بلکہ نہایت ہی صاف ستھرے سیدھے سادے اُسی زبان کے سہل وآسان الفاظ مین جو عربون کے روزمرہ مین داخل تھے۔ عرب کی بول چال مین استعمال ہوے ہین۔ لیکن لائق غور یہ امر ہے کہ اہل مکہ وطایف ہمیشہ اپنے کلام مین یہی الفاظ بولتے تھے اُسوقت ان الفاظ کا کوئی وقار نتھا آج کیا بات ہوگئی کہ وہی الفاظ قرآن مجید مین استعمال کئے گئے تو ایسے قابل قدر ہوگئے کہ مسلمانون نے حرز جان بنالیا۔ حد ہوگئی کہ کسی کاغذ پر اگر قرآن مجید کی ایک آیت لکھی ہوئی دیکھ لیتے ہین تو بلا وضو اُسکو چھونے کی جرات نہین کرتے بغیر طہارت اُسکی تلاوت نہین کرتے۔ بات یہ ہے کہ اسکی قدر ومنزلت صرف اسیلئے بڑھ گئی اسکی عزت وقعت اس جہت سے ہونے لگی کہ یہ کلام خدا کی طرف منسوب ہوگیا اور کہا گیا کلام اللہ۔ اسی سے یہ بات بھی نکلی کہ نسبت دینے سے شے کی عظمت بڑھ جاتی ہے۔

مثال کے طور پر ملاحظہ کیجیے۔ ایک افتادہ زمین ہے غیر آباد اوسکی کوئی قدر نہین ہے کوئی اُدھر رُخ بھی نہین کرتا لیکن اُسی مقام پر کسی بندۂ خدا نے ایک مسجد بنوادی پھر تو اُس ناہموار زمین کی تقدیر چمک اٹھی اب جو مسلمان اُدھر سے گذرتا ہے عظمت کی نگاہ پڑتی ہے گردنین جھکنے لگین۔ دجب نمازون کا ذکر نہین اگر غیر اوقات نماز مین بھی کوئی مسلمان وہان پہونچ گیا تو پہلے وضو کرے گا اسکے بعد دو رکعت نماز تحیہ مسجد کی ادا کریگا یہ احترام ہے مسجد کا اپنے مکانون مین بیٹھ کر دنیا بھر کی الٹی سیدھی باتین کیا کرین قصے کہانیان ہوا کرین لیکن مسجد کے اندر خدا و رسول کے تذکرے کے سوا دوسری بات کرنا جرم ہوگیا اگر کوئی غیر اوسکی بے حرمتی پر تُلا تو غیرت اسلامی کو جوش آنے لگتا ہے۔ کیون صاحب آخر کیون؟ اسلیے کہ مقام خدا کی طرف منسوب ہوگیا۔ اسیطرح اہل بیت کی قدر و منزلت سے دنیا لاعلم تھی۔ لیکن جب کساء یمانی کے شامیانہ کے نیچے ان مقدس ہستیون کو دیکھ لیا تو انسانون کا کیا ذکر فرشتون کی بھی آنکھین کھل گئین۔

مسجد مین مکان کلام الٰہی کے اشارون پر نثار ہوجانے کو دل چاہتا ہے۔ کلام کے سمجھنے کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ خداوند عالم کے ارشاد کا مفہوم یہی ہے ”ہم اہلبیت کو طاہر ہی رکھنا چاہتے ہین“ رسالہ اہلبیت مین ہم واضح اور روشن دلیلون کے ساتھ اہلبیتؑ اطہار کی نورانی تصویرین دکھا چکے ہین اور اس گھر کے آفتاب کا مطلع خانہ کعبہ کو بتا چکے ہین اس موقع پر تصویر کا دوسرا رُخ دکھانا چاہتے ہین۔

آپنے نہین دیکھا ہوگا کہ کسی نے مسجد مین مکان بنانے کی جراءت کی ہو۔ کیونکہ مسجد خانہ خدا ہے خانہ باشندہ نہین ہے اب مین آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہون۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سنئیے گا اور خوب سوچ کر اچھی طرح غور کرکے جواب پر نظر کیجیے گا تو ایک خاص لطف کے ساتھ حق واضح ہوسکے گا۔ کیون جناب؟ اگر مسجد مین داخل ہونا چاہے تو آپ آنے دینگے؟ ہرگز نہین! کتا اگر مسجد مین گھسنے کا قصد کرے تو کوئی مسلمان روادار ہوگا؟ ہرگز نہین۔ کیون کیون آخر سبب؟ اسلیے رد کین گے نجس ہے نجاست غلیظ کھاتا ہے کھڑا کھڑا پیشاب کرتا ہے۔ اچھا اور کم کرکے کہون۔ بھائیو! ایک سفید پوش مسلمان مسجد مین دوڑتا چلا آرہا ہے لوگ اُسکو بھی پھاٹک مین گھسنے نہین دیتے

مارو مارو- نکالو مردود کو" ایک شور مچا ہوا ہے کیون صاحب کیون نکال لیتے ہو؟ اسلیے
کہ مردود شراب پیے ہوئے ہے- مخبوط الحواس ہے ایسا نہ ہو کہ مسجد مین آکر پیشاب کردے نجس کردے
مسجد کو اس مثال نے بتا دیا کہ کچھ فردین ایسی ہین جو مسجد مین آنے دینے کے لائق نہین ہین الیکن کچھ
ہستیان ایسی بھی ہین جو مسجد مین داخل ہونے کے لائق ہین کچھ ذاتین ایسی بھی ہین جن کے قدوم کو رونق
مسجد خیال کیا جاتا ہے- آبادی مسجد کا سبب ہوتی ہین- دیکھیے اور خوب غور سے ملاحظہ کیجیے اگر
کوئی مسلمان وضو کرکے مسجد مین آئے تو کوئی روک ٹوک نہین- اسیطرح اگر کوئی عالم دین مسجد مین تشریف
لادین تو لوگ استقبال کرکے لادینگے- بسر اشوق سے عالم صاحب بیشناز صاحب مسجد مین
جلوہ افروز ہون لیکن نماز پڑھادین اور تشریف لیجادین مسجد مین شب باش نہین ہوسکتے- کسی عالم
فاضل کا ذکر کیا ہے مین عرض کرتا ہون کسی صحابہ صاحب کو یہ اختیار نہین ہے کہ مسجد مین شب باشی
کرے- کیون؟ اسلئے کہ مسجد عبادت خانہ ہے آرام خانہ نہین ہے پیر پھیلا کر لمبے لمبے لیٹ رہنے کی جگہ
نہین دوسری بات یہ کہ ایک مکان ہے اُس کا مالک نہین چاہتا کہ عام طور پر کوئی اسمین گھس آئے مالک
مکان نہین چاہتا کہ کوئی غیر میرے مکان مین شب باش ہو- خبر نہین چور ہے- ڈاکو ہے- نیک ہے
بد ہے کیا ہے- وہ نہین آنے دیتا- اس مین کسی کا کیا اختیار ہے یہ اور بات ہے کہ کسی خاص
شخص سے وہ راضی ہے اوسکے عادات وخصال سے اچھی طرح واقف ہے اُسپر مالک مکان
کو اعتماد ہے اپنے گھر مین اُسکا آنا جانا رہنا سہنا پسند کرتا ہے- بجنسہ یون ہی مسجد خدا کا گھر ہے وہ نہین
چاہتا کہ لوگ اُسکو اپنا گھر بنا لین- اپنی گذرگاہ بنالین یا اپنی خوابگاہ بنالین لیکن اگر خدا کے
نزدیک کوئی اسکا اہل ہو کہ مسجد اُسکے حوالے کردی جاوے چاہے وہ اُسکو گذرگاہ بنادے
چاہے آرام گاہ بنالے چاہے اُسمین گھر بنالے اور اپنی بی بی بچون سمیت اس مین شب باش
بھی ہو تو اس مین کسی کا کیا اجارہ ہے-

مسجد سے اخراج صحابہ مولوی عبید اللہ امرتسری اپنی کتاب عروۃ الوثقی فی خصائص المرتضیٰ کے
صفحہ ۴۰۸ مین اس گتھی کو یون سلجھاتے ہین-

حذیفہ ابن اسید الغفاری سے مروی ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلعم کے اصحاب مدینہ منورہ
آئے تو چونکہ رات کو سونیکے لیے اُن کے گھر نہین تھے اس لیے مسجد ہی مین سو رہا کرتے تھے حضرت نے

ان سے ارشاد فرمایا کہ مسجد مین مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہو جاتے ہو تب صحابہ نے مسجد کے ارد گرد مکان بنا لیئے اور اُن مکانون کے دروازے مسجد ہی کی طرف رکھے یہ امر بھی جناب رسالتمآبؐ کو ناپسند ہوا معاذ بن جبل سے ارشاد فرمایا کہ ممانعت کردو معاذ نے جاکر حضرت (خلافتمآب) ابو بکر سے کہا کہ رسالتمآبؐ کا حکم ہے اپنا دروازہ جو مسجد کی طرف ہے بند کرلو انھون نے عرض کیا سمعًا وطاعةً اور دروازہ بند کر دیا پھر معاذ کو حضرت حمزہ کی خدمت مین بھیجا اُنھون بھی تعمیل حکم کی اور دروازہ بند کر دیا حضرت علی اس تردد مین پڑ گئے کہ دیکھیں مجھے کیا حکم ہوتا ہے وَكَانَ النَّبِيُّ قَدْ بَنىٰ لَهُ بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ اَبْيَاتِهٖ کیونکہ رسالتمآب نے علی کا گھر مسجد ہی مین اپنے گھرون کے بیچون وبیچ مین بنوا رکھا تھا اب علی مرتضٰی کی باری آئی تو آپ خود تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اُسْكُنْ طَاهِرًا وَمُطَهَّرًا یا علی تم طاہر و مطہر ہو کر مسجد ہی مین رہو"

اسی لیے خدا نے اہل بیت (علیؑ واولادِ علیؑ وجناب سیدہؑ) کو طاہر کیا تھا کہ انکو مطہر بنائے اور نجس انسانونکو انکے ذریعہ سے طہارت کا جامہ پہنائے اہل اور نا اہل مین تمیز ہو جائے۔

ایک بات اور عرض کردون! آپنے سُنا اور اُسپر غور کیا کہ صحابہ مسجد نبوی سے کیون باہر کیے جا رہے ہین اسی بنا پر نہ کہ ایسا نہ ہو جنب ہو کر نجاست کی حالت مین بھی مسجد ہی مین ڈٹے رہین اور اسطرح احترام مسجد مین فرق آجائے مسجد نجس ہو جائے بہت خوب!

چونکہ امرتسری محقق نے اپنی اس مبارک تحقیق سے حق کو واضح کر دیا ہے اسیلیے دل چاہتا ہے کہ اُنھین کی تحقیق سے آپکے سامنے ایسی طیبؑ طاہر فرد کو پیش کردون جس کو مالک مسجد نے بلا کسی شرط کے مسجد مین بیتوتت کی اجازت دیدی ہے۔

قاضی اسمٰعیل احکام القرآن مین لکھتے ہین اِنَّ النَّبِيَّ لَمْ يَاْذَنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَمُرَّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ جُنُبٌ اِلَّا لِعَلِيٍّ لِاَنَّ بَيْتَهٗ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ عبد اللہ بن خطب راوی ہین کہ جناب رسالتمآبؐ نے کبھی کسی کو جنابت کی حالت مین مسجد سے ہو کر گذرنے کی بھی اجازت نہین دی تھی مگر علی کو کیونکہ ان کا گھر مسجد ہی مین تھا۔

ایسے محل پر کہنے والا کہہ سکتا ہے یا نہین کہ دیکھو اسکا نام ہے اہلیت نا اہل باہر کر دیے

Presented by: https://Jafrilibrary.com

جاتے ہین مکان سے اور اہل داخل کر لیے جاتے ہین گھر مین -

حکمت علی بن ابیطالب کا مکان مسجد ہی مین باقی رکھنا اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ دیکھو دیکھو علیؑ کی طہارت پر مجھے کامل اعتماد ہے اورون کی طہارت پر مجھے اعتبار نہین ہے -

(۲) دوسرا اشارہ اس مین یہ تھا کہ خانۂ خدا مین ایرے غیرے نا اہلون کی ضرورت نہین ہے اُنکے لیے شرط یہ ہو کہ وہ آدین بھی تو طہارت کرکے آدین لیکن جو خدا والا ہے جسکو خدا نے خود طاہر کیا ہے وہ اسکا اہل ہے کہ جس حال مین چاہے داخل مسجد ہو اُسکو عام اجازت ہے -

مسجد مین مسکن علیؑ مسجد خانہ خدا ہے - اس مین ہر طرح کے لوگ آئین گے اہل بھی آئینگے نا اہل بھی آنا چاہین گے اسی بنا پر خدا نے حکم دیا جس کا دل چاہے آئے اجازت ہے لیکن با طہارت آوے - اب لوگ آنے لگے یہانتک کہ اکثرون نے مسجد کو خواب گاہ بنا لیا راتون کو آتے ہین اور مسجد مین پانون پھیلا پھیلا کر سو جاتے ہین آخر روکے گئے کہ خبردار! مسجد مین سویا مت کرو - مسجد ہے مسجد یہ خانہ خدا ہے - عبادت خانہ ہے - راحت خانہ نہین ہے تب کیا گیا کہ مسجد کے چارون طرف ایک ایک مکان بنا لیا اور سب کا دروازہ مسجد ہی کی طرف کو کھول دیا ادھر سے آئے اُدھر سے نکل گئے - اُدھر سے آئے ادھر سے نکل گئے اچھی خاصی گذرگاہ بنا لی - جب حد سے زیادہ بے عنوانیان ہونے لگین تو حکم آیا کہ جن لوگون نے مسجد کی طرف اپنے مکان کے دروازے کھول رکھے ہین اور بے تحاشا مسجد مین آتے جاتے ہین اُن سب کے دروازے بند کرا دیے جائین - جناب سرور کائنات نے حکم نافذ فرمایا کہ ایہا الناس یہ مسجد ہے مسجد ! راستہ نہین ہے اپنے اپنے گھرون کے دروازے ادھر سے بند کر لو یہ سُن کر جناب حمزہ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنے اعمام (چچا لوگون) کو تو آپ نے مسجد سے ہٹا دیا اصحاب کو خارج کر دیا اس لڑکے (علی) کو رہنے دیا ؟ رسالتمآب نے ارشاد فرمایا چچا آپ کیون افسردہ ہوتے ہین آپکو معلوم نہین کہ خدا نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ ایک پاک مسجد تیار کرین اُس مین موسیٰ اور ہارون اور ذریت ہارون کے سوا کوئی رہنے نہ پائے اسیطرح خدا نے مجھے حکم دیا کہ ایک مسجد بناؤن جس مین میرے اور علیؑ اور حسنینؑ کے سوا کوئی نہ رہے دیکھیے چچا ! مین آپکو خبردار کیے دیتا ہون جائیے جائیے اور عذاب خدا

نازل ہونیکے پہلے پہلے آپلوگ اپنے اپنے دروازے بند کر لیجیے حکم پاتے ہی سب لوگ دوڑ پڑے (دکھٹا کھٹ) دروازے بند کرنے لگے - آخر مین جناب حمزہ آبدیدہ چلے اور یہ کہتے ہوئے چلے کہ سب تو نکال دیے گئے لیکن اپنے بھائی (علی) کو آپنے رکھ لیا - آپنے جواب دیا ما انا اخرجتك ولا انا اسكنته ولكن الله عز وجل اسكنه چچا! نہ تو مین نے آپ کو نکالا ہے نہ علی کو رکھا ہے بلکہ خدا ہی نے مسجد کو علی کا مسکن قرار دیا ہے خصائص المرتضی صث۴۸۵

دنیا بھر کے مسلمان مسجد کو خانہ خدا کہتے ہین جس مین خدا کا سجدہ کیا جاتا ہے یہ مقام خدا کی طرف منسوب ہے اب جس کا گھر ہے وہی علی کو دیے دیتا ہے تو اسمین کسی کا کیا اجارہ ہے قاعدہ ہے کہ جب کسی زمین پر بادشاہ رعایا کو قبضہ دلانا چاہتا ہے تو شاہی فرمان حاکم کے پاس آتا ہے اور وہ باقاعدہ اپنے اہتمام سے قبضہ دلاتا ہے - ٹھیک یہی مطلب ہے اس فرمان کا معلوم ہوتا ہے مسجد پر کچھ اور لوگ قبضہ کرنے کی فکر مین تھے آج رسالتماب کے ذریعہ سے خدا نے علی کو قبضہ دلا دیا اور دوسرون کو ہٹا دیا اب نہ اعمام رسول کو اُس پر حق رہا نہ اصحاب رسول کو کسی قسم کا استحقاق رہا جو مسجد کا اہل تھا وہ قابض ہوگیا کسی کو چون وچرا کی گنجایش ہی نہین - یہ اور بات ہے کہ زبردستی کوئی اُسمین کسی مردے کو دفن کر دے اور ڈینگ مارتا پھرے کہ ہمارے بزرگ کا مسجد نبوی مین مقبرہ ہے اس مین کوئی فضیلت کیونکر ثابت ہوسکتی ہے - جو عاقل ہوگا وہ خود ہی فیصلہ کرلیگا کہ جو زندگی مین اس قابل نتھا کہ وہان اپنا گھر بنا سکے وہ مرنیکے بعد کیونکر وہان قبر مین رہ سکے گا اور بفرض محال ہم کوئی لاش وہان لیجا کر دفن بھی کردین تو صریح مخالفت ہوگی حکم خدا اور رسول کی یا نہین اہل فہم سمجھ لین اپنی جگہ پر -

مدعا آیہ تطہیر کی ابتدا ہوئی ہے لفظ انما سے اور یہ لفظ حصر کے لیے آتا ہے مطلب یہ ہے کہ "ای اہل البیت طہارت تم ہی مین منحصر ہے" یہی سبب ہے کہ "جناب اُم سلمہ نے جب کسا مین داخل ہونیکی درخواست کی تو سرور کائنات نے ارشاد فرمایا انت علی مکانک تو اپنی جگہ پر ہے انت علے الخیر تو نیکی پر ہے" یعنے تمھاری جو منزل ہے اُس سے آگے قدم نہ بڑھاؤ اے ام سلمہ تم اس حصار مین داخل ہونیکے لائق نہین ہو یہ منزل ہی اور ہے -

نکتہ جناب ام سلمہ کو کسا مین داخل ہونے سے روک دینا صاف اشارہ ہے اس بات کا کہ ازواج مین

اسکی صلاحیت نہیں ہے کہ اہل بیت مین داخل ہو سکین - دکھانا تھا اس بات کو کہ ام سلمہ جیسی پاکیزہ نفس بی بی کو جب ہم نے داخل کساء ہونے دیا تو تمھین کیا لازم ہے دیکھو خبردار کہین دھوکھے سے ہماری ازدواج کو اہلبیت نہ سمجھ لینا!

بیت علی کی شان ہزارون آیتین قرآن مجید کی نازل ہوین - بڑی شان سے نازل ہوین لیکن کسی آیت کے متعلق یہ نہین ہوا کہ خاص طور پر کسی زوجہ کے گھر پر یا کسی صحابی کے گھر پر یا مسجد ہی مین یا خانۂ کعبہ ہی کے اندر چند روز تک برابر اعلان کیا گیا ہو آخر کوئی تو راز تھا - کچھ بھی تو خصوصیت تھی کہ نزول آیہ تطہیر کے بعد جناب سرور کائنات بروایتے ۶ ماہ یا بروایتے نو مہینے تک علی ابن ابیطالبؑ کے دروازے پر تشریف لیجا کر دروازے کا بازو تھام سلامتی کی دعا دیتے ہوے اس آیت کو بلند آواز سے پڑھتے تھے جسکو علامہ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین یون نقل فرماتے ہین "حضرت ابن عباس راوی ہین ہم نو مہینے تک متواتر آنحضرت صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کو دیکھتے رہے کہ آپ ہر روز ہر نماز کیوقت حضرت علی بن ابیطالبؑ کے دروازے پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا -

اس واقعہ نے ظاہر کر دیا کہ تمام قرآن مجید مین اس آیت کی شان سب سے بلند ہے اور سب سے جدا شان رکھتی ہے بلکہ جسطرح آیت منفرد ہے اُسیطرح تمامی عالم مین اہلبیتؑ بھی منفرد ہین بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جسطرح اہلبیتؑ منفرد ہین اسیطرح وہ بیت بھی عالم مین فرد ہے جسمین آیت تطہیر نازل ہوئی -

اللہ اکبر کسقدر بلند ہے بیت علی جس کا تذکرہ خداوند عالم نے سورۂ نور کے پانچوین رکوع کی دوسری آیت مین ان روشن الفاظ کے ساتھ فرمایا ہے فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ الخ اُن گھرون مین جنکی نسبت اللہ نے حکم دیا ہے کہ اُن کی تعظیم کی جاوے اور اللہ کا نام اُن گھرون مین لیا جاوے اور صبح و شام اُن گھرون مین اُسکی تسبیح کی جاوے آخر آیہ تک - جب یہ آیت نازل ہوئی ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ بیوت سے کیا مراد ہے ارشاد فرمایا اس سے انبیا

کے گھر مراد ہین خلاف تمام آپ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا علیؑ و فاطمہ کا گھر بھی انھین بیوت مین داخل ہے ارشاد فرمایا نَعَمْ مِنْ اَفَاضِلِهَا ہان ہان بلکہ اُن گھرون مین بھی سب سے افضل گھر انھی کا ہے (تفسیر درمنثور)

اب کہنے کا موقع ہے یا نہین کہ اگر خدا اس گھر والون کی نماز و تسبیح و ذکر پر مطمئن نہوتا اگر انکی نماز مقصود خدا کے مطابق نہ ہوتی تو مسجد پر ان کو قبضہ کیون دلایا جاتا۔ انکی طہارت پر خدا و رسول کو کامل اعتماد نہ ہوتا تو یہ کیون حکم دیا جاتا کہ علی کے سوا کوئی جنابت کی حالت مین مسجد مین قدم نہ رکھے اگر خدا کو علی اور اولاد علی کی عبادت پسند نہ ہوتی تو اُن کے لیے مسجد مین خاص حجرہ عبادت کے لیے کیون قرار دیا جاتا۔ جسکو واضح طور پر کفایت المہمہ بہ برکت اسماء الائمہ کے صفحہ ۹۴ مین جس کا دل چاہے دیکھ سکتا ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو خدا سے اور اہلبیت سے نہایت درجہ قربت ہی نہین بلکہ خاص رابطہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز مین اپنے ذکر کے ساتھ ان کا ذکر بھی واجب قرار دیدیا بلکہ ہمین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نماز کو اُن کا محتاج بنا دیا۔ تمام ارکان نماز پورے اتر جائین قیام بھی ہو قرات بھی ہو رکوع بھی ہو سجود بھی ہو باقاعدہ قعود بھی ہو سب کچھ ہو لیکن اگر محمدؐ و آل محمدؐ علیؑ و اولاد علیؑ و فاطمہؑ یا یون سمجھو کہ اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے تو نماز ہی باطل ہے سارا کیا دھرا اکارت! دیکھیئے اہل ایسے ہوتے ہین۔

یہ تمام اشارات بتا رہے ہین کہ اہلبیت علیہم السلام کی عبادت سے خدا راضی تھا ان کی نماز خدا اور رسول کے مقصود کے مطابق تھی۔

بھائیو! اب مین یہان صرف اتنی سی بات پوچھنا چاہتا ہون ذرا انصاف سے غور کرنا اور خدا و رسول کو حاضر و ناظر و شاہد جان کر جواب دینا کہ " دنیا بھر کے مسلمان نمازیون کی نماز کا خاتمہ جن بزرگوارون کے اعزازی درود و سلام پر ہوتا ہے۔ کیا وہ مقدس ہستیان اس قابل نہین ہین نماز مین اُنھین کا اتباع کیا جاوے یعنی جسطرح اہل بیت وضو کرتے تھے اُسیطرح تم بھی وضو کیا کرو جسطرح اہلبیت نماز پڑھتے رہے ہے اُسیطرح تم بھی نماز پڑھو

لہ "اہلبیت کا وضو" ایک مستقل رسالہ ہے جسکے لطائف و ظرائف اور دلچسپی دیکھنے سے ظاہر ہوگی انشاء اللہ تعالی ہاشمی

میرے عزیز بھائیو تمھارا تو یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو اہل بیت کو نہین مانے گا اوس کا کہین ٹھکانا نہین دیکھو تمھارے امام احمد بن حنبل اپنی مسند مین اس اعتقاد کے متعلق یون حدیث پیش کرتے ہین مَثَلُ اَهْلِبَیْتِي كَمَثَلِ سَفِيْنَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ جناب ابو ذر غفاری کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوے کہ رہے تھے (گویا حلفی بیان دیرہے تھے) کہ مین نے جناب سرور کائنات صلعم سے سنا ہے کہ میرے اہلبیت سفینہ نوح کے مانند ہین جو اُسپر سوار ہو گیا (جسنے اہلبیت کو مان لیا) اُسکی نجات ہے جو اُنسے خلاف ہو گیا وہی ہلاک ہوا۔

کیون بھائیو! مان لینا اسی کا نام ہے کہ اہلبیت تو ہاتھ کھول کر نماز پڑھین اور پڑھوا ئین اور تم ہاتھ باندھکر نماز پڑھو۔ یاد رہے یہی نماز سب سے پہلے پوچھی جائیگی۔ دیکھو اپنی نماز کو تو کم سے کم اہلبیت کے طریقہ پر ادا کرو۔

دنیا بھر کے سُنی حضرات مدعی ہین کہ "ہم اہلبیت کو مانتے ہین" اچھا! مین نے مانا کہ آپ مانتے ہین اور خدا ہر مسلمان کو اسکی توفیق دے۔ بہت خوب! تو مجھے اتنا بھی کہنے دیجیے گا یا نہین کہ" اہلبیت کو مان کر پھر غیر اہلبیت کا نماز مین کیون اتباع کرتے ہین۔

اہلبیت کی دیانت اہلبیت کی وفا اہلبیت کی صداقت پر رسالتماب کو اگر کامل اعتماد نہ تھا تو یہ کیون فرمایا تھا اِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي فَاِنَّهُمَا لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ مین تم مین دو بزرگ چیزین چھوڑے جاتا ہون کتاب خدا اور اپنی عترت (اہلبیت) وہ دونون جب تک حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات نکرین ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہونگے (اگر ادھا جون کی طرف سے اندیشہ نہ تھا تو اس فقرہ کے بعد ہی یہ کیون ارشاد فرمایا) فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا دیکھو تم ان دونون (اہلبیت اور کتاب خدا) سے میرے بعد کیا برتاو کرتے ہو (ترمذی) خدا کو ان پر اعتماد۔ رسول خدا کو ان پر اعتماد پھر کیا وجہ کہ آپکو اہل بیت پر اعتماد نہین۔ معاف کیجیے گا اگر آپکو اہلبیت پر اعتماد ہوتا تو آپ ڈھونڈھتے تحقیق کرتے کہ خدا ایک رسول ایک اہلبیت ایک دین اسلام ایک پھر کیا سبب ہے کہ مسلمان چار پانچ طریقہ پر نماز پڑھتے ہین اسی اختلاف مٹانے کو تو اہلبیت کو ہمارے درمیان مین چھوڑ گئے تھے ذرا تلاش تو کرین کہ اہلبیت کیونکر نماز پڑھتے تھے کیونکہ سرور کائنات صلعم نے اُمت کو نہ تو امام شافعی یا امام مالک کے حوالہ کیا تھا نہ امام اعظم

یا امام حنبل کے سپرد کیا تھا نہ حضرت خلافتمآب ابوبکر ہی کے انڈر مین دیا تھا نہ خلافت مآب جناب عمر
فاروق ہی کی ماتحتی مین دیا تھا بلکہ اہلبیت کے حوالہ کیا تھا اور کھلے لفظون مین فرما دیا تھا اِنِّی تَارِکٌ
فِیْکُمْ خَلِیْفَتَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَبَیْتِیْ
وَاِنَّھُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ مین تم مین دو خلیفے چھوڑے جاتا ہون ایک تو
اللہ کی کتاب جو آسمان وزمین کے درمیان ایک دراز رسی ہے دوسرے میرے اہلبیت اور
یہ دونو ہرگز جدا نہ ہونگے تا اینکہ حوض کوثر پر مجھ سے ملین" اس حدیث کو بھی مسند احمد بن حنبل مین دیکھلو!
دیکھا تم نے رسالتمآب نے اپنے بعد کھلے لفظون مین خلیفہ کسکو بنایا اب بھی غور نہین کیا تو او
ترمذی شریف کی یہ معتبر حدیث بھی پڑھ لو اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا
بَعْدِیْ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَبَیْتِیْ جابر بن عبد اللہ نے دیکھا کہ سرور کائنات عرفہ کے دن ناقہ عضبا پر
سوار ہین اور خطبہ ارشاد فرما رہے ہین مین نے سنا کہ آپ فرما رہے ہین ایہا الناس مین نے اپنے
بعد تم لوگون مین دو چیزین چھوڑی ہین اگر تم نے انکو مضبوطی سے تھام لیا تو میرے بعد کبھی بھی گمراہ نہ ہوگے
ایک تو اللہ کی کتاب دوسرے اپنی عترت اپنے اہلبیت کو چھوڑے جاتا ہون۔

اب بھی سمجھے یا نہین؟ اگر نہین غور کیا تو مجھ سے سن لو اور انصاف کرو" مطلب یہ ہے
اے امت رسول (اس حدیث مین حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و دیگر صحابہ و تابعین و تبع تابعین سبھی مخاطب
ہین) دیکھو اگر ہمارے بعد خلافت کا جھگڑا پیش ہو تو تم دوسرون کے بنائے ہوئے خلیفہ کو مت
تسلیم کر لینا دیکھو مین خود تمھارے لیے دو خلیفے معین کر دیے جاتا ہون یاد رہے کہ میرے بعد قرآن
اور اہلبیت ع کے سوا کوئی میرا سچا خلیفہ نہین ہے اگر ان کی خلافت تسلیم کی تو نجات ہے اور ضرور نجات ہے
یعنی اگر ان دونون خلیفون کو چھوڑ کر کوئی تیسرا خلیفہ تم نے بنایا تو یقیناً گمراہ ہو جاوگے۔

اتنی تلاش اور کم سے کم اتنی تحقیق کے ساتھ اہل البیت کی سچی اور صحیح معرفت حاصل کر لینے
پر آپ یہ کہنے کا حق رکھتے تھے کہ ہم اہلبیت کو جانتے بھی ہین اور مانتے بھی ہین۔ لیکن آپ کہتے
ہین تو کیونکر؟ آپکے افعال آپ کے اعمال تو صاف گواہی دیرہے ہین کہ آپکا دعوی قولی اور زبانی
ہے حقیقتاً آپ کے نزدیک اہل بیت کی منزلت آپ کے ائمہ اربعہ کے برابر بھی نہین۔

کیون بھائیو! اگر ایسا ہے تو افسوس کی بات ہے یا نہین۔ اسی بنا پر تو تمھارے مشہور عالم

شاہ ولی اللہ دہلوی کے شاگرد رشید ملا محمد معین لاہوری اپنی کتاب دراسات اللبیب کے صفحہ ۲۴۳ مین صاف صاف لکھتے ہین "افسوس ہزار افسوس امت پر کہ ائمہ اربعہ کی کتابین مذہب اہلبیت سے خالی ہین اور پھر غضب تو یہ ہے کہ ان کتابون مین اگر کوئی بات ان (اہلبیت) کے مذہب کی پائی بھی جاتی ہے تو اپر اعتراض وارد کیے جاتے ہین"۔

دوستو! جن چار اماموں کی تم پیروی کر رہے ہو کسی سے پوچھا تو ہوتا کہ یہ چارون بزرگوار اہلبیت کو مانتے تھے یا نہین۔ اگر یہ لوگ اہلبیت کو مانتے ہوتے تو کبھی اپنی اپنی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا جدا نہ بناتے اور ایک راستہ کو چار راستہ نہ بناتے سب ایک شاہ راہ پر چلتے ہوئے نظر آتے۔ اگر اہلبیت کی باتون پر ان کا عمل ہوتا اہلبیت کی تعلیم پر انکو اعتماد ہوتا تو کبھی اہلبیت کی مذہبی ہدایتون پر اعتراض نہ کرتے سب ایک مصلے پر خانہ کعبہ مین نماز پڑھتے سب ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے اور پڑھواتے۔ اسی طرح یقین کر لو کہ اگر رسالتمآب ہاتھ باندھکر نماز پڑھتے ہوتے تو کبھی اہلبیت ہاتھ کھول کر نماز نہ پڑھتے اور ہرگز نماز کی غلط تعلیم امت کو دیکر رسالتمآب کی تکذیب نہ کرتے یون ہی خیال کر لو کہ اگر سرور کائنات کے بعد تمام مدینہ والے ہاتھ باندھکر نماز پڑھتے ہوتے تو تمھارے امام مالک ہرگز ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے یا پڑھوانے کی جرات نہ کرتے۔

علامہ محمد معین لاہوری دراسات اللبیب کے صفحہ ۲۴۰ مین لکھتے ہین "اہل مدینہ کا عمل میرے نزدیک قوی حجتون سے ہے اور امام اکبر عالم مدینہ مالک بن انس اصبحی کی رائے سے میری رائے بھی متفق ہے کیونکہ وہ اس بات کے قائل تھے کہ اجماع اہل مدینہ حجت ہے یہانتک کہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کے بارے مین علمائے مالکی نے اسی دلیل پر اجماع کیا ہے"۔

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ امام مالک کی زندگی تک تمام اہل مدینہ ہاتھ کھولکر نماز پڑھتے رہے اس مین خلفا ہون تو صحابہ ہون تو تابعی ہون تو سب کا یہی عمل رہا۔

مین اس مختصر رسالہ مین کلام کو طول دینا نہین چاہتا۔ مگر حق کی تلاش کرنے والون کے لیے یہ ضرور ظاہر کر دونگا کہ سنہ ۱۷۹ھ تک قریب قریب سنی شیعہ سبھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے رہے اسکے بعد جسنے یہ جدت کی ہو وہ جانے اور اسکا خدا۔

پہلا امر یہ کہ سرورِ کائنات ؐ کے صحابی خلافتمآب حضرت ابو بکر کے نواسے ام المومنین جناب عایشہ کے بھانجے اسماء کے فرزند زبیر کے بیٹے حضرت عبداللہ جنھون نے اپنے نانا اپنے والد ماجد اپنی والدہ ماجدہ اپنی چھوٹی خالہ اور تمام اصحاب رسول ہی کو نہین بلکہ خود رسالتمآب ؐ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا انکی نماز کا نقشہ وہی لاہوری علامہ محمد معین اپنی کتاب دراسات اللبیب کے صفحہ ۲۴۰ مین یون کھینچتے ہین کہ کان ابن الزبیر اذا صلی یرسل یدیہ ابن زبیر جب نماز پڑھتے تو دونون ہاتھ کھول دیتے تھے" اس واقعہ نے بتایا کہ ۷۲ھ تک مدینہ مین ہاتھ کھول کر نماز پڑھی جاتی رہی کیونکہ حجاج نے اسی سنہ مین آپکو پھانسی دی تھی (دیکھو اسماء الرجال مشکوۃ علامہ عبدالحق دہلوی کا صفحہ ۹۵)

دوسرا امر یہ کہ حضرت سعید بن جبیر تابعی جنکو محقق دہلوی نے اعلام تابعین کا لقب دیا ہے ان کے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ مین یحیی بن سعید عبداللہ بن غزار سے روایت کرتے ہین کہ در ایکدفعہ مین سعید بن جبیر کے ساتھ طواف کر رہا تھا اتنے مین ایک آدمی کو اُنھون نے دیکھا کہ ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھکر نماز پڑھ رہا ہے پس سعید نے جاکر اُسکے دونون ہاتھ جدا کر دیئے اور واپس آئے" انکو بھی حجاج نے ۹۵ھ مین قتل کیا جس سے معلوم ہوگیا کہ ۹۵ھ تک ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے اور پڑھوانے مین اعلام تابعین کو اسقدر کد تھی کہ کوئی نادان جاہل اغوائے شیطان سے اگر باندھ لیتا تھا تو یہ حضرات بحیثیت عالم ہونیکے اسکو روک دیتے تھے۔

تیسرے بزرگ تمھارے امام حسن بصری ہین جو خلافتمآب حضرت عمر کے زمانہ مین پیدا ہوئے خلافتمآب جناب عثمان غنی کی خدمت مین پہونچے اور حدیثین بھی لین بہت سے صحابہ سے فیض حاصل کیئے انتہا یہ ہوئی کہ اپنے زمانہ مین امام فن کہلانیلگے اور ۱۱۰ھ ہجری مین انتقال کیا "دد یہ بزرگ بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے" (دیکھو مصنف ابن ابی شیبہ)

چوتھے حضرت امام مالک بن انس بن عامر اصبحی ہین جو ۹۳ھ ہجری مین پیدا ہوئے نوسو شیوخ سے استفادہ کیا اور اپنی کتاب موطا کو ستر فقیہون پر پیش کیا اور سبنے اُسپر صاد کیا اُنھون نے بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھوائی اور پڑھی ۱۷۹ھ ہجری مین رحلت کر گئے۔

ان تمام تصریحات نے آپکو بتا دیا ہوگا کہ بعد وفات سرور کائنات تقریباً ڈیڑھ سو سال تک عام طور پر خلفائے ثلثہ ہون تو صحابہ ہو تو تابعین ہون تو سب ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے رہے

اب تمہین انصاف کرو کہ ایسے ایسے خاندانی صحابہ اور باوقعت تابعین کے بارے مین کون کہسکتا ہے کہ انھون نے خود رائی سے نماز مین ہاتھ کھلوایا کھلوایا ہوگا انھین باسوادنفوس اور اہل مدنیہ کا عمل دیکھکر امام مالک نے بھی اپنا مذہب یہی قرار دیا کہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھی جائے۔ اسکے بعد امام شافعی صاحب نے ابتدا مین تو خیر نہین کس مصلحت سے اپنے مریدون کو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا حکم صادر فرمادیا پھر نہ جانے کیا سوچے کیا سمجھے کہ اپنے سابق حکم کی یون ترمیم کردی ور دان ارسلتھما ولم یعبث بھما فلا باس ،، اگر نماز مین ہاتھ کھول دیے جائین اور باندھے نہ جائین تو کچھ مضائقہ نہین (دیکھو علامہ عبدالوہاب شعرانی کی میزان الکبریٰ کا صفحہ ۱۲۶

ائمہ اربعہ کا نماز مین اختلاف بھائیو! دیکھا تم نے اپنے چارون امامون کی رائے کسقدر ایک دوسرے کے خلاف پڑتی ہے امام مالک نے ہاتھ کھلوادیے امام شافعی نے ہاتھ بندھوائے بھی اور کھلوائے بھی دو امام ہمخیال ہوگئے دو امامون نے مسلمانون کے ہاتھ بندھوادیے اور مستقل طور پر بندھوادیے (اچھا کیا! بندھوادیا تو خوب کیا تھا لیکن اسکے بعد پھر دونون مین اختلاف تو ہوتا کہ) ایک امام صاحب نے کہا سینہ پر ہاتھ باندھو! دوسرے امام صاحب نے فرمایا سینہ پر نہین بلکہ ناف کے نیچے پکڑ دو لیکن مین فدا میری جان قربان یہ مشکلکشا اور مولا مشکلکشا کی اولاد کا صدقہ ہے کہ ہمارے ہاتھ بندھنے نہ پائے تمھارے چار امامون کی چار نہین بلکہ چہار کہ ہمارے بارہ امام ائمہ اہلبیت مین ہین لیکن کبھی اختلاف ہوا ہی نہین جو رسالتمآب نے فرمایا وہی پہلے امام نے فرمایا وہی سب نے فرمایا۔

اس مسئلہ کو قرآن مجید نے خوب حل کیا ہے لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا قرآن مجید اگر خدا کے سوا کسی غیر کی جانب سے ہوتا تو تم اسمین بہت اختلاف پاتے اسی لیے رسالتمآب نے قرآن واہلبیت کو ساتھ ساتھ کر دیا تھا کہ اگر اختلاف کے دلدل مین پھنس جاؤ تو اہلبیت کی طرف رجوع کرو جس طرح قرآن مین اختلاف نہین ہے اُسی طرح اہلبیت کی زبان مین اختلاف نہین ہے۔

اجماع برارسال یدین اب ذرا دوسرے رخ سے بھی غور کرلو تمھارے چار مین دو امامون نے ہاتھ کھلوادیے اور شیعون کے بارہ امامون نے ہاتھ کھولکر نماز پڑھنے کا حکم دیا سب ملاکر چودہ ہوئے۔ دو ایک جانب چودہ ایک طرف ہین کیون بھائیو ہاتھ کھولنے پر اجماع بھی ہوگیا یا نہین۔

میرے عزیز دوستو! خوب غور کرو اور تعصب سے علیحدہ ہوکر سوچو صرف ایک مسئلہ مین کسقدر اختلاف ہے کہ امام مالک صاحب ہاتھ کھلواتے ہین امام شافعی صاحب ہاتھ بندھواکر پھر امام مالک کے ہمخیال ہوجاتے ہین لیکن جن بیچارون کا ہاتھ بندھ چکا ہے اُن سے ہدایت ہوتی ہے کہ سینے کے نیچے ناف کے اوپر ہاتھ باندھو تیسرے صاحب سینہ پر ہاتھ رکھواتے ہین اسلیے کہ نور ایمان کی حفاظت ہو (یعنے تمام دنیا کے اچھے بُرے کام کرتے وقت تو نور ایمان سینہ مین محفوظ یا شاید قید رہتا ہے نکل نہین سکتا لیکن ادھر امام صاحب کے مقلدون نے نماز کی نیت باندھی اُدھر نور ایمان سینہ مین پھڑکنے لگا اور چاہتا ہے کہ نکل بھاگے کسیطرح رکتا ہی نہین جب تک دونون ہاتھون سے پکڑ کر اچھی طرح دبا نہ دیا جائے۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ) چوتھے صاحب امام اعظم نے زیر ناف ہاتھ کھواکر تیسرے امام صاحب پر یون ہاتھ صاف کیا ہے کہ سینہ پر ہاتھ رکھنے سے عورتون کی مشابہت ہوتی ہے (یعنے اس سے زنانہ پن ٹپکتا ہے) ہان زیر ناف ہاتھ رکھنے مین البتہ یہ خوبی ہے کہ اس سے ستر عورت ہوتا ہے (اچھی بات پیدا کی لیکن جو لوگ حج سے مشرف ہوچکے ہین انھون نے جدہ مین پہونچکر سمندر کے کنارے کی ٹوپو نیر بہت سے ننگون کو دیکھا ہوگا اسمین شک نہین امام صاحب نے ناف کے نیچے ہاتھ رکھوانے مین بیچارے ایسے ہی غریب اور ننگے مسلمانون کا خیال کیا ہی کہ نماز تو ستر کے ساتھ پڑھلین لیکن اگر امام صاحب آج زندہ ہوتے تو مین بھی ہاتھ باندھ کر ضرور عرض کرتا کہ حضرت آپکے یہان صرف آگا عورت مین داخل ہے پیچھا نہین ؟ اور اگر آگا پیچھا دونون ہی کو آپ عورتین کہتے ہین اس حکم مین ترمیم فرمانے کی ضرورت ہی۔ یا تو آپ تمام حنفی نمازیون کو حکم دیجیے کہ ایک ہاتھ آگے رکھین ایک ہاتھ پیچھے یا کم ازکم صرف ننگون ہی کے لیے یہ حکم صادر فرمایئے کہ ستر عورتین کے ساتھ نماز تو ادا کرسکین) اور ازار (تہمد) گرنے سے محفوظ رہتا ہے دیکھو علامہ عینی کی شرح بخاری کا سولھوان صفحہ

مین جانتا ہون کہ ان باتون کو پڑھکر کچھ ہمدردان دین رو وینگے اور کچھ باذوق خوب ہنسین گے اسکے بعد اس رسالہ کو ردی کے ٹوکرے مین ڈال دینگے اور فقیر کی ساری ریاضت خاک مین ملادینگے

بھائیو! خدا کے لیے کچھ پڑھو تو غور سے پڑھو - اُسکا نتیجہ نکالا کرو - اب غفلت کا زمانہ نہین
اپنے چارون اماموں کا اختلاف تم نے دیکھا اس کا کچھ نتیجہ نکالا - افسوس کچھ نہین سوچا
کسی نتیجہ پر نہین پہونچے! اچھا تو مجھی سے سُن لو!

پہلا نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ آپکے ائمہ اربعہ مین سے کسی امام کے پاس کوئی صحیح اور لائق عمل
حدیث اس مسئلہ مین رسول اللہؐ سے نہین پہونچی ورنہ چارون اماموں کا اسی پر عمل ہوتا یہ پھوٹ نہوتی!

دوسرا نتیجہ اُس کا یہ نکلتا ہی کہ آپکے چارون امام صاحبان نے حدیث ثقلین پر عمل نہین کیا اور اہلبیت
کی طرف رخ بھی نہین کیا ورنہ سب کا عمل درست ہوجاتا -

حیف ہی امام مالک پر انھون نے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے پر یہ دلیل بیان کی "کہ اہل مدینہ کا
عمل یہی تھا" زبان سے یہ نہ نکلا کہ "اہل بیت کا عمل یہی تھا"

آج امام مالک زندہ ہوتے تو مین پوچھتا کہ کیون امام صاحب ایکدن مرنا ضرور ہی خدا کو منھ دکھانا ہی
قرآن مجید سامنے رکھکر ایمان سے فرمایئے گا کہ خدا اور رسول نے اہل مدینہ کے عمل پر عمل کرنیکا آپ کو
حکم دیا تھا یا اہل بیت کے عمل پر عمل کرنیکا حکم دیا تھا - اور آج بھی دنیا بھر کے مالکی علما سے میرا چیلنج
ہے کہ وہ بتا دین کس آیت نے قرآن کی اور کس حدیث نے رسول کی آپکو یا آپکے امام کو اہل مدینہ کے عمل پر
عمل کرنے تعلیم دی ہی -

دوستو! اسی دن کے لیے سرور کائناتؐ نے اہل بیت اور قرآن کو ساتھ ساتھ امت کا خلیفہ
بنایا تھا کہ باہمی اختلاف سے اسلام ذلیل نہ ہو بلکہ قرآن بتائے اہل بیت عمل کر کے دکھائین لوگ ان سب کا
عمل مرضی خدا و رسول کے مطابق درست ہو - یاد رہے کہ رسالتمآب نے اہل بیتؑ قرآن کو اسلیے نہین
ساتھ کیا تھا کہ امام مالک کی آپ پیروی کرین - امام اعظم کی ہدایتون پر تو آپ چلین لیکن جب اہلبیت
کا ذکر آجائے تو زبان سے دو چار کلمہ خیر کہدین بلکہ مقصود یہ تھا کہ ایہا الناس قرآن مین تو
تمھین حکم ملیگا لیکن تعمیل حکم کا طریقہ تمھین اہل بیت بتائینگے - اہل مدینہ مین (کسے باشد)
کسیکو اسکی صلاحیت ہی نہین -

میرے بھائیو! نماز ہی سب سے پہلے پوچھی جائیگی اگر نماز قبول تو سارے اعمال قبول اگر نماز
مردود ہی تو تمام اعمال ہی رد ہین - اس لیے ہر مسلمان کا فرض ہی اسکو صحیح طور پر بجا لانیکی کوشش کرے

دیکھو دیکھو! ذرا تدبر سے کام لو تم ہر نماز میں یہ دعا کرتے ہو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ "اے معبود ہمکو دین کا سیدھا راستہ دکھا"، یہ ترجمہ ہے تمھارے فاضل اجل شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد دہلوی کا۔ کیوں بھائیو! کیا یہی دعا کرتے کرتے مر جاؤگے جسطرح ملّی والے حافظ جی دنیا سے چل بسے اور دین کا راستہ تلاش نہیں کروگے؟ اس ترجمہ سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک دین کا سیدھا راستہ تم کو نہیں ملا! اور اگر یہ کہا جائے کہ ملا کیوں نہیں ملا اور ضرور ملا تو یہ دعا کیسی کہ خدایا ہمکو دین کا سیدھا راستہ دکھا"، ہاں راستہ ملجانے پر یوں دعا کرنا چاہیے کہ "معبودا! ہمکو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ"، مذہب اہلبیت پر عمل کرنے والے سورہ فاتحہ کی اس چھٹی آیت کا یوں ہی ترجمہ کرتے ہیں۔ اور تمھارے امام ثعلبی صاحب نے بھی اپنی تفسیر میں یہی تحقیق کر کے لکھا ہے کہ "صراط مستقیم سے محمد و آل محمد (اہلبیتؑ) کا راستہ مراد ہے۔ اگر یہ ترجمہ نہیں کیا جائیگا تو حافظ جی کے ترجمہ کے مطابق یہ مطلب ظاہر ہوگا کہ "الٰہی! ہم (مسلمان) دین کے ٹیڑھے راستہ پر تو چل ہی رہے ہیں اب تو ہمکو دین کا سیدھا راستہ بھی دکھادے۔ کہو اس ترجمہ پر غیر مسلم لوگ اگر مضحکہ کرینگے تو تم کیا جواب دے سکوگے۔ اسی لیے اہل بیت سے تمسک رکھنے والے اس آیت کا یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ خدایا! ہمکو صراط مستقیم (اہلبیت کے راستہ) پر ثابت قدم رکھ"۔

دوستو! آؤ ہم تم دونوں قرآن مجید ہاتھ میں لیکر قبلہ رُخ بیٹھ جائیں اور خوب اچھی طرح اس مسئلہ پر غور کریں کہ خدا نے اہل مدینہ کی نماز کو پسند فرمایا ہے یا اہل بیت کی نماز کی مدح کی ہے۔ اچھا! بسم اللہ کر کے اٹھائیسویں پارے میں سورۂ جمعہ کے دوسرے رکوع کی تیسری آیت کو تو پڑھو یہی ہے نا۔ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا اب ذرا حافظ صاحب نے جو ترجمہ کیا ہے اسکو بھی پڑھ ڈالو یہی ہے نا جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں تمھارے پاس سے چھٹک کر اسی کی طرف کو چل دوڑیں اور تمھیں خطبہ پڑھتے کھڑا چھوڑ جائیں"۔ اب تھوڑی تکلیف کر کے اس کا نوٹ بھی پڑھ لو فٹ! پیغمبر صاحب کے عہد میں ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ملک شام کا ٹانڈا تجارت کا غلہ لے کر آیا اور انھوں نے لوگوں کے خبر کرنے کے لیے نقارہ بجایا جو لوگ بیٹھے خطبہ سن رہے تھے کچھ ٹانڈے کی سیر دیکھنے کو اور کچھ خرید و فروخت کے لیے کھسک گئے صرف بارہ آدمی باقی رہگئے تھے اسپر یہ عتاب نازل ہوا ہے

جو ان آیتون مین مذکور ہے (دیکھو صفحہ ۸۸۵ اور اُسکا نوٹ۔

ملاحظہ کیا آپ نے اہل مدینہ کا عمل بالخصوص اہل مدینہ کی نماز کہ جمعہ کی نماز کا خطبہ جسکا سننا بھی واجب ہے اور رسالتمآبؐ خطبہ فرمارہے ہین ان کے دلون مین اتنی ہی وقعت تھی کہ محبوب خداؐ کی پیاری پیاری آواز کے مقابلہ مین ڈھول کی آواز کو ترجیح دے رہے ہین ذکر اللہ اور نماز پر خرید و فروخت کو ترجیح دیرہے ہین (انھین اہل مدینہ کا عمل ہمارے مالکی صاحبون کے یہان حجت ہی؟ حیف!) اب تو میرا دل چاہتا ہی کہ آپ سے ایک بات موقع کی پوچھتا چلون (مگر خفا نہونا) کیون بھائیو! جو اہل مدینہ آج (رسالتمآبؐ کے سامنے) ایسے وہ کل (آپکے بعد) کیسے ہون گے۔

اہل مدینہ کے بارے مین خدائی فیصلہ

جس کا دل چاہے قرآن مجید مین سورہ توبہ کے تیرھوین رکوع کی دوسری آیت مین دیکھ لے کہ اللہ جل شانہ نے اسی دن کے لیے اہل مدینہ کی قلعی کھولدی ہے کہ خدا دانے دھوکھا نکھا مین ارشاد ہوتا ہی وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ اے رسولؐ تمھارے آس پاس کے بدودن مین سے بعض منافق ہین اور اہل مدینہ مین سے بھی بعض نفاق پر اڑے ہوے ہین تم ادن کو نہین جانتے ہم خوب جانتے ہین۔

اچھا! اب اٹھارھوین پارے مین سورہ نور کے پانچوین رکوع کی دوسری اور تیسری آیت (جسکا آگے ہم اشارہ کرتے آئے ہین) نکالکر پڑھ لو فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (ان گھرون مین جنکی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ اُنکی تعظیم کی جاے اور اُسکا اُنمین نام نام لیا جاے ان بیوت مین صبح و شام اُسکی پاکیزگی ایسے لوگ بیان کرتے ہین جنکو یاد خدا اور نماز پڑھنے سے اور زکوۃ دینے سے نہ تو تجارت باز رکھتی ہے نہ خرید و فروخت وہ اُس دن سے ڈرتے ہین جسدن دل اور آنکھین اُلٹ پلٹ ہوجائینگی۔

علامہ سیوطی کی تفسیر دُرِّ منثور مین اس آیت کی تفسیر ملاحظہ کرلیجیے اسی سے آپکو معلوم ہوجائے گا کہ آیت اہل بیتؑ کی نماز کی حقیقت دکھارہی ہے یا اہل مدینہ کا جوہر کھول رہی ہے۔

یہ ہے اہلبیتؑ کی نماز جسکی خدا مدح فرمارہا ہے مین نے اپنا فرض ادا کردیا ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے وما علینا الا البلاغ۔

اہلبیتؑ کی نماز ہان بہت سے حق پسند یہ دیکھنا چاہین گے کہ اہل بیت (علیہم السلام) کسطرح نماز پڑھتے تھے ہاتھ باندھ کر یا ہاتھ کھول کر! اسلیے ایک حدیث فروع کافی کی بھی یہان لکھ دی جاتی ہے کہ اہلبیتؑ کی نماز کا نقشہ اہل بصیرت دیکھ لین۔

فروع کافی کے باب افتتاح الصلوٰۃ والحد فی التکبیر وما یقال عند ذلک کی ایک حدیث کا صرف ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ علی ابن ابراہیم سے حماد بن عیسیٰ بیان کرتے ہین کہ ایکدن جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا (کیون حماد؟) تو نماز پڑھنے کو اچھا سمجھتا ہے! مین نے عرض کیا ہان میرے سید ہان! (اسی لیے تو) مین نے کتاب الصلوٰۃ حریز کو یاد کر لیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اچھا کوئی مضائقہ نہین اُٹھو نماز تو پڑھو (ذرا مین بھی دیکھ لون کہ کیونکر نماز پڑھتے ہو حکم پاتے ہی) مین اُٹھ کھڑا ہوا۔ امام علیہ السلام کے سامنے قبلہ کی طرف منھ کر لیا اور نماز شروع کر دی رکوع وسجود بجا لایا (نماز ختم کی) آپ نے ارشاد فرمایا کہ حماد! تو نے اچھی طرح نماز ادا نہین کی کتنی بُری بات ہے تمھاری عمر ساٹھ ستر سال کی ہونے کو آئی اور ایک نماز بھی اُسکے پورے حدود دا دا نہین کر سکتے ہو اس کلمہ سے مجھے ذلت تو معلوم ہوئی (لیکن ادب سے جرات کرکے عرض کیا آقا مین آپ پر قربان! مجھے نماز کی تعلیم دیجیے (پس امام علیہ السلام خود بنفس نفیس اٹھ کھڑے ہوے اور قبلہ کی طرف رُخ کرکے سیدھے ہو کر دونون ہاتھون کو سیدھے اپنے زانوون پر لٹکا دیا اور انگلیان ملالین اور اپنے دونون قدمون کو ملا کر اتنا نزدیک کیا کہ صرف تین چار انگل کا فرق رہگیا اور پیر کی انگلیون کو قبلہ کی طرف موڑ لیا کہ قبلہ سے کج نہین تب خشوع کے ساتھ کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر سورۂ الحمد ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا بعدہ سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کو بھی ترتیل کے ساتھ پڑھا اور اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ سانس لے لین پھر چہرہ مبارک کے برابر دونون ہاتھون کو بلند کیا اور کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ ابھی تک آپ کھڑے ہین اسکے بعد رکوع کیا اور گھٹنون سے دونون ہتھیلیان اسطرح بھر لین کہ انگلیان کھلی رہین اور گھٹنون کو پیچھے کی طرف کو دبا یا یہانتک کہ آپکی پشت مبارک اسطرح برابر ہو گئی کہ اگر اُسپر ایک قطرہ پانی یا تیل کا ڈالا جائے تو اپنی جگہ سے حرکت نکرے اور گردن کو بڑھا دیا آنکھون کو بند کر لیا اور ترتیل کے ساتھ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہکر سیدھے کھڑے ہو کر فرمایا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پھر آپ نے کھڑے کھڑے تکبیر کہی اور

دونون ہاتھون کو چہرہ تک بلند کر لیا پھر سجدہ کیا اور ہتھیلیون کو اسطرح پھیلا دیا کہ انگلیان اُسکی ملی ہوئی دونون گھٹنون کے سامنے چہرہ کے مقابل مین تھین اور تین مرتبہ فرمایا سُبحان رَبِّیَ الاعلیٰ وَبِحَمدِہٖ اور آپ نے ایک بدن پر دوسرے بدن کو نہین رکھا اور آٹھ عضو پر سجدہ کیا۔ دونو ہتھیلیان۔ دونون گھٹنے اور دونو زانون اور دونون پیرون کے نر انگشت اور پیشانی اور ناک اور ارشاد فرمایا کہ سات اعضا پر تو سجدہ کرنا واجب ہے اسی کو خدا نے اپنی کتاب مستطاب مین یون ذکر فرمایا وَاَنَّ المَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدعُوا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا اس سے پیشانی۔ دونون ہتھیلیان دونون گھٹنے اور پیر کے دونون نر انگشت مراد ہین لیکن ناک کا خاک پر رکھنا سنت ہے۔ پھر سجدہ سے سر مبارک اٹھا کر سیدھے ہو بیٹھے اور تکبیر کہی پھر بائین زانو پر اسطرح بیٹھ گئے کہ داہنے پاؤن کی پشت بائین پیر کے تلوے پر تھی اور کہا اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَ اَتُوبُ اِلَیہِ پھر بیٹھے ہی بیٹھے تکبیر کہی اور دوسرے سجدہ مین گئے اور جسطرح پہلے سجدہ مین فرمایا تھا اُسیطرح فرمایا اور رکوع و سجود مین ایک عضو کو دوسرے عضو پر نہین رکھا ہاتھون کو کشادہ رکھا اور ساق دست کو زمین پر نہین رکھا اسی طرح دو رکعت نماز پڑھکر بتلایا دونون ہاتھ آپکے مضمومۃ الاصابع تھے (یعنے انگلیان ملی ہوئی تھین) اسیطرح تشہد اور سلام بھی بجا لائے تب فرمایا کہ حماد! دیکھا تو نے ایسے ہی نماز پڑھا کر۔

خاتمۃ الکلام ان تمام تصریحات سے اچھی طرح ذہن نشین ہو گیا ہوگا کہ ائمہ اربعہ اہلبیتؑ کو نہین مانتے تھے نہین دھوکھا دیکر لفظون مین تو حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ کا اقرار کرتے ہین لیکن عمل بالکل مخالف اہلبیتؑ دکھاتے ہین۔

اب وہ زمانہ نہین رہا کہ لوگ کہتے تھے .. ہم تو سنی مسلمان ہین سُنی سنائی باتون پر عمل ہی عالم پر علم کی شعاعین پڑنے لگی ہین۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ تحقیق کی روشنی پھیلتی اور بڑھتی جاتی ہی حق کی طرف قدم بڑھنے لگے ہین۔ ائمہ اربعہ کا زمانہ اور تھا۔ وہ چار دن امام صاحبان تو آپسمین ایک دوسرے پر ردّ ادا رکھتے ہوئے اپنی اپنی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ الگ بنا گئے۔

حال مین نجدیون کے زندہ (ثبتہا اللہ امر تسری کے بنائے ہوئے) امام غازی عبدالعزیز بن سعود خلد اللہ.... کے قہر و غلبہ کا میدان بھی دیکھتے چلو جس نے نجد کے علما کی تحقیق کی بنا پر مصلی مالکی مصلی شافعی مصلی حنفی تینون کو معطل کر دیا ہے اور اب صرف حنبلی مصلی پر نماز پڑھواتا ہے۔

ہان بھائی ہان! یہ آدمیون کے بنائے ہوئے مصلے تھے نہ! تو آدمیون کی بن آئی معطل کر دیا

خدا کا بنایا ہوا مصلیٰ کوئی اور ہی ہے جو قائم رہا اور رہی اور رہیگا اور انشاء اللہ ایکدن سارے مصلیونکو اپنی طرف کھینچ لیگا۔ وہ مصلیٰ کسی ایسے غالب علی کل غالب مصلیٰ کا منتظر جو حنبلی مصلیٰ کی دری بھی اٹھوا پھینکیگا اور ڈنکے کی چوٹ قرآن مجید کی اس محکم آیت پر عمل کرا چھوڑے گا اور یون اعلان حق کریگا۔ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى نمازیو! آؤ مقام ابراہیم کو اپنا مصلیٰ بناؤ۔ اُس وقت اہلبیتؑ اور قرآن کو ساتھ ساتھ ماننے والون کو کہنے کا حق ہوگا کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

بھائیو! مین نے حتی الامکان اس مختصر رسالہ مین پوری حقیقت اہل بیت اور غیر اہلبیت کی تمھارے سامنے پیش کر دی۔ اہلبیتؑ کی نماز کا پورا منظر تمھین دکھا دیا۔ اہلبیت کو معطل چھوڑنے والون کا اختلاف کے دلدل مین پھنسنا اور پھنستے جانا تمھارے پیش نظر کر دیا۔ اب جسکا دل چاہے صراط مستقیم اختیار کرے اہلبیتؑ کا پاک دامن ہاتھ مین لیکر نجات حاصل کرے۔ اختصار نے قلم روکنے پر مجبور کر دیا ورنہ اس دریا مین ابھی ایسے ایسے لطیف اور ریا آب و تاب ہوتی تھے جنکو دیکھ کر آپ حیران رہجاتے ہان اگر یہ رسالہ مطبوع ہوا اور جوہر شناسون نے قدر کی تو اسکے بعد ہی اسکا دوسرا حصہ بالکل نئی شان لیے ہوے جلوہ نما ہوگا انشاء اللہ تعالی۔

آخر مین تمام ناظرین سے دست بستہ التجا ہے کہ دعا فرما دین خدا فقیر کی اس محنت کو ٹھکانے لگائے اور اس سلسلۂ تحریر کو میرے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ چلتے چلتے یہ مصرع بھی بھولنے نہ پائے

بس ہو چکی نماز مصلی اٹھائیے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

حررہ فقیر عرشی کان اللہ لہ

محررہ ابو احمد لکھنوی کاظمینی مشہدی

فقط

ہندوستان بھر کے شیعہ

مرد اور شیعہ عورتون کی محافل میلاد کی رونق

مومنین و مومنات کی آنکھون سے لگا لینے کے قابل نہایت مستند مقدس اور متبرک کتاب رسول و اہلبیت رسول کے پاک و پاکیزہ لائق عمل خصائل کا شاندار سفینہ محمدؐ و آل محمدؐ کی حیات قدسیہ کا صاف و شفاف آئینہ۔

مرد پڑھین عورتین پڑھین بچے پڑھین جوان پڑھین بوڑھے پڑھین

ہر خاص و عام فیض اٹھائین۔ جس مبارک گھر مین یہ تذکرے پڑھے جاتے ہین رحمت خدا نازل ہوتی ہے۔ ایمان تازہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس متبرک کتاب مین محمدؐ و آل محمدؐ کی شان مین کتاب مبین کی روشن آیتین۔ اپنی اپنی جگہ پر تفسیری رموز و نکات۔ مذہب حقہ کے قوی استدلالات حضرات ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کی کیفیتین اہلبیت رسول کے اخلاقی کارنامے آل محمد کی معاشرت کے سبق آموز افسانے۔ اسلام کی عیدون کی اصلی اور تفصیلی حالتین مدح آل محمد کے مہکتے ہوے رنگ برنگ کے تازہ بتازہ گلدستے موقع اور محل سے چُن دیے گئے ہین جن سے محفل گمگ اٹھتی ہے اسلیے اس کتاب کا نام ہے

گلدستہ محافل میلاد

جو صوبہ بہار کے متعدد شیعہ حضرات کی درخواست پر عالی جناب تقدس مآب حاج الحرمین الشریفین حضرت رئیس الحکما صدر الواعظین مولانا عرشی صاحب قبلہ کے قلم فیض رقم سے نہایت سلیس اردو مین لکھی گئی ہے قیمت مع محصول ۱۲؍

ہر شیعہ کے گھر مین اس گلدستہ کا رہنا ضرور ہی

ملنے کا پتہ) سید فضل عباس رضوی الہاشمی کبیر چورا چندن شہید بنارس (سے طلب کیجیے

رضوی دار الاشاعت کا عالیشان رسالہ

حدیث پُر درد بیان کا ایک مختصر سبق آموز اور نئے عنوان ذاکری پر کافی و وافی روشنی ڈالنے والا رسالہ

اہلبیت

(مصنفہ)

عالی جناب تقدس مآب حاج الحرمین الشریفین واعظ شیرین بیان ذاکر داؤد الحان خطیب بے عدیل

رئیس الحکما حضرت مولانا عرشی دام ظلہ العالی

کی وہ مرصع اور مدلل تقریر جو موصلی ٹم علاقہ مدراس مین دو ہزار شیعہ اور سنی نفوس کے سامنے قرآن کا جامہ پہنکر زینت مجلس ہوی تھی اور اس فصاحت وحسن ادا سے شب کے وقت مجمع عام مین حقیقت کی نقاب اٹھاتی ہوئی جلوہ آرائے بزم ہوئی تھی کہ اپنے اور بیگانے سب یکزبان ہو کر اظہار پسندیدگی کر رہے تھے۔ اہل بیت کی نورانی تصویر آنکھون کے سامنے نظر آنے لگی تھی دو دن کی مسلسل تقریرون مین حضرات اہلسنت مین ایک کیفیت خاص کے ساتھ شور مچ گیا تھا کہ مولانا ہم مین سے ہین جس سے حضرات شیعہ پر ایک خاص اثر ہوا اور درخواستین آنے لگین کہ آج آخر مجلس مے

اعلان حق فرمایا جائے

بنا بر علیہ اس پر جوش اور بالکل جدید استدلالی تقریر سے آپنے حاضرین بزم کو بتا دیا کہ نہ تو مین سنی ہون نہ اپنے آپکو شیعہ کہنے کی جرات کر سکتا ہون ہان یہ یقینی ہے کہ میرا مذہب اہلبیتی ضرور ہے اگر آپ گھر بیٹھے اس نعمت غیر مترقبہ سے حظ حاصل کرنا چاہتے ہین تو صرف پانچ آنہ کا ٹکٹ بھیج دیجیے اور منگا لیجیے

اگر اہل بیت کی نماز اور اہل بیت دو نونکی خواہش ہو تو نو آنہ کا ٹکٹ بھیجیے

خادم اہل بیت سید فضل عباس رضوی الہاشمی کبیر چوراہا چندن شہید بنارس